سوال

(250)جائیداد کی تقسیم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بدوملہی سے بشیر احمد سوال کرتے ہیں کہ ایک آدمی کے تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے میاں بیوی خود بھی حیات ہیں شرعی اعتبار سے جائیداد کی تقسیم کیسے ہوگی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں اس بات کی وضاحت نہیں کی گئی کہ کس جائیداد کو تقسیم کرنا ہے۔ پھر زندگی میں یا مرنے کے بعد جائیداد تقسیم کرنے کا مسئلہ درپیش ہے قارئین کرام سے گزارش ہے کہ وہ وراثت کے سوالات خوب واضح کرکے لکھا کریں زندگی میں انسان اپنی جائیداد کے متعلق خود مختار ہے۔ اپنی ضروریات کےلئے جتنی جائیداد چاہے صرف کردے اس سے کوئی باز پرس نہ ہوگی البتہ اپنی اولاد میں تقسیم کرنے کےلئے مساوات کو پیش نظر رکھنا ہوگا اس مساوات میں مردوزن کی بھی تفریق نہیں ہے یعنی لڑکوں اور لڑکیوں میں برابر' برابر تقسیم ہوگی۔ صورت مسئولہ میں بیوی کو صوابدید حصہ دے کر باقی جائیداد کو چار حصوں میں تقسیم کردیا جائے تین لڑکوں اور ایک لڑکی کو ایک حصہ دے دیا جائے اگر بعد از موت تقسیم جائیداد کا مسئلہ ہے تو اس کی دو صورتیں ہیں۔

1۔ باپ کی وفات کے وقت اگر مذکورہ اولاد زندہ ہو تو ان میں جائیداد کی تقسیم اس طرح ہوگی کہ بیوی کا آٹھواں حصہ نکالنے کے بعد بقیہ سات حصے اولاد میں یوں تقسیم کردیئے جائیں کہ لڑکے کو دو دو حصے اور لڑکی کو ایک حصہ دیا جائے۔ یعنی کل جائیداد کو آٹھ حصوں میں تقسیم کرلیا جائے ایک حصہ بیوہ کےلئے دو دو حصے فی لڑکا ایک حصہ لڑکی کو دے دیا جائے۔

2۔ ماں کی وفات کے وقت اگر مذکورہ اولاد زندہ ہو تو جائیداد تقسیم اس طرح ہوگی خاوند کا چوتھا حصہ نکالنے کے بعد باقی تین حصے اولاد میں اس طرح تقسیم کردیئے جائیں کہ لڑکے کو لڑکی کے حصے سے دوگنا ملے صورت مسئولہ میں سہولت کے پیش نظر جائیداد کے کل 28 حصے کرلیے جائیں۔ ان کا 4/1 یعنی سات حصے خاوند کو پھر چھ چھ ہر لڑکے کو اور تین حصے لڑکی کو دیئے جائیں۔

پہلی تقسیم:

8/ بیوہ (1) لڑکا (2) لڑکا (2) لڑکا (2) لڑکی (1)=8

دوسری تقسیم:

-/28 خاوند (7) لڑکا (6) لڑکا (6) لڑکا (6) لڑکی (3)=28

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:282